manupatra®

Urdu

AWAAZ

www.manupatra.com

JUSTICE adda

manupatra®

JUSTICE adda

۴۔کیوانند بھارتی
بمقابلہ
ریاست کیرالہ
MANU/SC/0445/1973

پس منظر

سوامی شری ایچ ایچ شری کیشوانندبھارتی،ایڈنر مٹھ’کے سربراہ نے کیرالا حکومت کے دو اسٹیٹ لینڈ ریفورم ایکٹ[State Land Reform Acts] کے تحت اپنی جائدات کے انتظام پر پابندیا لگانے کی کوششوں پر داوا کیا۔ایک درخواست آرٹیکل ۲۶ کے تحت دائر کی گئی تھی، جس میں حکومتی مداخلت کے بغیر مذہبی ملکیت کی جائداد کا انتظام کرنے کے حق سے متعلق بات کی گئی تھی۔

۱۹۷۱-۷۲ میں آئین کو ترمیم کیا گیا جس کے نتیجے میں درج ذیل ایکٹ کو نوی فہرست[schedule]میں دلخل کیا گیا :

- .کیرالا لینڈ ریفورمس ایکٹ (ترمیم)ایکٹ،۱۹۶۹ Kerala Land Reforms[Amendment] Act]-

-.کیرالا لینڈ ریفورمس ایکٹ (ترمیم)ایکٹ، Kerala۱۹۷۱ Land Reforms[Amendment] Act]-

پھر درخواست گزار نے آئین ترامیم کو چیلنج کرنے کے لیے اضافی بنیاد پر رٹ کی درخواست[writ petition] دائر کی-

قانون کے سوالات-

آرٹیکل ۱۳(۲)(ریاست پر ایسے قانون پر روک لگاتا ہے جو بنیادی حقوق[Fundamental Rights] پر روک لگائے)کے علاوہ آئین کے آرٹیکل ۳۶۸ کے ذریعے حاصل کردہ ترمیمی اختیارات کی کیا حد ہے؟

فیصلہ۔

سپریم کورٹ نے گولکھناتھ بمقابلہ ریاست پنجاب کا جاہذاہ لیا اور ۲۴، ۲۵، ۲۶اور۲۹ ترمیم کی درستی پر غور کیا۔کیس کو ۱۳ ججوں کی آئینی بینچ نے سنا۔سختی سے منتخم ۷-۶کے فرق سے لئے گئے فیصلے میں عدالت نے کہا کی ہلانکہ پارلیمنٹ کے پاس وسیع اختیارات ہیں لیکن اس کے پاس آئین کی بنیادی عناصر یا بنیادی خصوصیات کو تباہ یا برباد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

- سپریم کورٹ نے گولکھناتھ بمقابلہ ریاست پنجاب کا جاہذاہ لیا اور ۲۴، ۲۵، ۲۶اور۲۹ ترمیم کی درستی پر غور کیا۔کیس کو ۱۳ ججوں کی آئینی بینچ نے سنا۔ سختی سے منتخم ۷-۶کے فرق سے لئے گئے فیصلے میں عدالت نے کہا کی ہلانکہ پارلیمنٹ کے پاس وسیع اختیارات ہیں لیکن اس کے پاس آئین کی بنیادی عناصر یا بنیادی خصوصیات کو تباہ یا برباد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

- . گولکھناتھ بمقابلہ ریاست پنجاب،۱۹۶۳ [جس کانتیجا تھا کی بنیادی حقوق پارلیمنٹ کے ترمیمی اختیارات سے باہر ہیں]کو مستردکر دیا گیا۔
. آئین[چوبیس ترمیمی] ایکٹ،۱۹۷۱[Constitution 24th (amendment) Act][جس نے پارلیمنٹ کو آئین کے کسی بھی حصے میں ترمیم کرنے کا اختیردیا ہے]کو درست قرار دیا۔

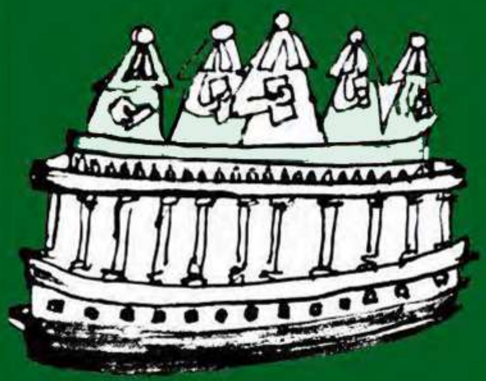

- . ترمیم شدہ آرٹیکل ۳۶۸،درست تھا لیکن اس نے پارلیمنٹ کو آئین کے بنیادی ڈھانچے کو بدلنے کا اختیار نہیں دیا۔تاہم عدالت نے کسی بھ جامع اندازمیں یہ نہیں بتایا کہ بنیادی ڈھاچا کیا ہے ،سوائے اس کے کہ کچھ ججوں نے چند مثالیں دی ہیں۔آرٹیکل۳۱Cکی ترمیم کو غلط قرار دیا گیا۔

ایچ-آر - کھننا،جے

آئین دروازہ نہیں راستا ہے-آئین کے مسودے سے یہ شعور ہے کے چیزیں ٹھہرتی نہیں ہیں بلکہ آگے بذھتی رہتی ہیں ، یہی ایک ترقی پسند قوم کی بحثیت فتد زدگی ہے،یہ جامد اور جمودنہیں بلکہ متحرک اور تابناک ہے- اس لئے آئین میں انتظامیہ کے کام میں تجربے کے لئے کافی فراہمی ہونا چاہئے-اس پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ آہین تیز جدیدیت کا دستاویز نہیں ہے بلکہ لوگوں کی زندگی کو ترریب دینے کا ذریعہ ہے-

ایس-ایم- سیکری ،سی-جے

آئین کے ہر شق میں ترمیم کی جا سکتی ہے بشرطیہ کہ اس کے نتیجے میں آئین کا بنیادی ڈھانچا اور بنیاد وہی رہے- بنیادی ڈھانچا مندرجہ ذیل خصوصیات پر مشتمل کہا جا سکتا ہے:

. آئین کی بالادستی [Supremacy of constitution]
. حکومت کی جمہوری[Democratic]
. آئین کا لادینی کردار[Secular Character]
. مقننہ[Legislature]
،انتظامیہ [Executive]
اور عدلیہ[Judiciary]
طاقتوں میں علیحدگی
. آئین کا وفاقی کردار

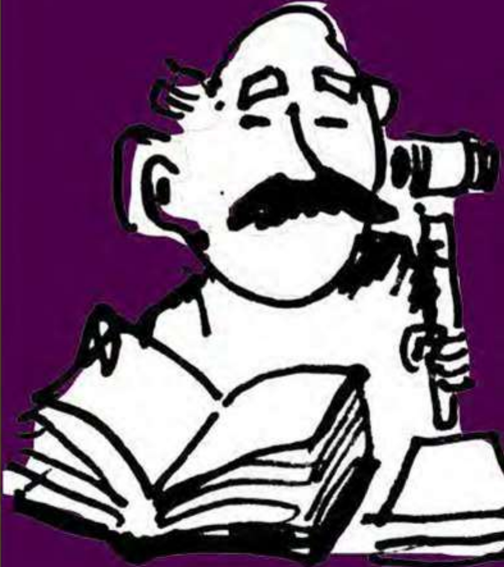

مندرجہ بالا ساخت بنیادی ڈھانچے پر بنایا ہے یعنی فرد کے وقار اور آزادی پر-یہ سب سے ذیادہ اہمیت کا حامل ہے-یہ کسی بھی قسم کی ترمیم سے تباہ نہیں ہو سکتا-